قرآنِ حکیم، انبیائے کرام کا طرزِ استدلال اور سائنسی طریق کار

صالحہ فاطمہ*

ڈاکٹر عاصم نعیم**

Allah Almighty bestowed the humankind with the central and most esteemed position in the creational arena and also gave it the final revelation by which it is guided with the principles about each and every department dealing with human life. As known that food is considered as the one of the basic needs of human beings so foods which are prohibited and permitted in Islamic Shariah are explicitly described. This research paper targets the contemporary discovered medical and ethical causes of the meat of deceased animals which are not slaughtered according to the Islamic conditions.

سائنس: لفظ science لاطینی زبان کے لفظ scire سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں سیکھنا، جاننا۔ اس لفظ سے ایک اور لفظ scientia وضع کیا گیا جو آموزش، تعلّم اور تعلیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بعد ازاں قدیم فرانسیسی زبان سے ہوتا ہوا انگریزی زبان میں یہی لفظ science کہلایا جو کہ اس علم کے لئے استعمال ہونے لگا جو بالخصوص تجربہ یا مشاہدہ کی بنیاد پر حاصل ہو۔[1]

سائنس کی چند اصطلاحی تعریفیں ذیل میں دی گئی ہیں:

Systematic knowledge of the physical or material world gained through observation and experimentation.[2]

(دنیا میں موجود مادی اشیاء کا مربوط علم جو مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعے حاصل ہو۔)

آکسفورڈ ڈکشنری میں سائنس کی اصطلاحی تعریف یہ درج ہے:

Knowledge about the structure and behavior of the natural and physical world, based on facts that you can prove, for example by experiments.[3]

(قدرتی اور مادی دنیا کی ساخت اور رویّوں سے متعلق علم جو ان حقائق پر مبنی ہو جنہیں ثابت کیا جا سکتا ہو، یعنی تجربات کے ذریعے۔)

جدید مغربی اسکالر لیٹ کی نظر میں:

Science is an objective, logical, and systematic technique for acquiring synthetic propositional knowledge.[4]

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

(سائنس ایک معروضی، منطقی اور مربوط لائحہ عمل ہے جو نہ کہ قدرتی (بلکہ انسانی) منصوبہ بندی سے علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔)

قرآنی آیات اور سائنسی مندرجات کی بنیاد:

اگر عصرِ حاضر کی مندرجہ بالا تعریفات پر غور کیا جائے تو سائنس کے درج ذیل مندرجات سامنے آتے ہیں:

- سائنس ایک علم ہے۔
- یہ ایک مربوط علم ہے۔
- یہ موجود اور مادی اشیاء سے متعلق ہے یعنی اس کا تعلق غیر طبعی اور انسانی عقل سے بالاتر حقائق، تصوارت، روحانیت، یا غیر حقیقی مفروضات سے نہیں۔
- یہ ایک مربوط علم ہے جس کا سلسلہ مشاہدہ، سوال، تجربہ سے ہوتا ہوا نتیجہ تک باہم پیوست ہے۔
- یہ علم ایسے حقائق پر مشتمل ہوتا ہے جن کا ثبوت بھی پیش کیا جا سکتا ہو۔
- یہ ایک معروضی*، منطقیؔ اور مربوط لائحہ عمل ہے۔
- سائنس دراصل انسان کا ترتیب دیا ہوا لائحہ عمل یا منصوبہ ہے۔(یعنی یہ قوانینِ فطرت یا قدرت کے تحت وجود میں نہیں آتا اور نہ ہی ان کے تحت ارتقاء پذیر ہوتا ہے اور نہ ہی خود بخود پکے ہوئے پھل کی طرح انسان کی جھولی میں آگرتا ہے بلکہ اس کے لئے مربوط جدوجہد درکار ہے جو کہ باقاعدہ منصوبہ بند کے تحت ترتیب دی گئی ہو۔)

سائنس کی عصری تعریفا تپیشِ نظر رکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید نے ان تمام تصورات اور پوشیدہ حقائق تک پہنچنے کے مربوط سلسلہ کی متفرق کڑیوں کو دو موضوعات کی حامل آیات میں اس طرح سمویا ہے کہ گماں ہوتا ہے جیسے وہ علم یا تصور جسے عصرِ حاضر میں سائنس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دراصل قرآن مجید کی بہت سی علمی شعاعوں میں سے پھوٹا اور جنم لیتا ہے۔ بغور مشاہدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قران مجید کی وہ آیات جو بطورِ خاص مندرجہ ذیل دو موضوعات کی حامل ہیں دراصل سائنسی طرزِ مطالعہ کی داعی ہیں:

۱۔ آیاتِ ترغیبِ علم ۲۔ کائنات اور مظاہر فطرت پر تفکر و تدبر کی دعوت

۱۔ آیاتِ ترغیبِ علم

قرآن مجید کائنات ارض وسماء کے تمام علوم کا مرکز اور سرچشمہ ہے۔ مفسرین، علماء و محققین نے قرآن مجید سے مختلف علوم مستنبط کئے ہیں۔ مزید بر آں ہر وہ مثبت علم و حقیقت جو غیر مسلم اقوام کی جانب سے ایجاد یا دریافت کی جاتی رہیں ہیں، مختلف جہات و اسالیب سے قرآن مجید میں مذکور ہیں اور اپنی بنیادیں کتاب اللہ میں رکھتی ہیں۔ قرآن مجید متعدد ظاہری و باطنی علوم کا منبع ہے۔ انسان پر یہ حقیقت اسی وقت ظاہر ہو گی جب وہ قرآن مجید کا بغور مطالعہ کرے گا۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں اہلِ علم کی تعریف، اور جاہلیت سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ آیتِ ترغیبِ علم سے متاثر ہو کر قرنِ اوّل کے مسلمانوں نے اس علم کی متعدد شاخوں کی بنیاد رکھی جسے عصرِ حاضر میں سائنس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے:

1۔ آیاتِ ترغیبِ علم

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ[5].

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ.6

وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ7

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ.8

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُوْلُواْ الْأَلْبَابِ.9

۲۔ کائنات اور مظاہر فطرت پر تفکر و تدبر کی دعوت

کائناتِ ارض و سماء میں خالق اور مخلوق کے درمیان ایک مضبوط رشتہ استوار ہے جس کی یاددہانی کے لئے انسانوں کے پاس وقتاً فوقتاً انبیاء و مرسلین کو مبعوث کیا جاتا رہا یہاں تک کہ نبوت کا سلسلہ اختتام پذیر ہوا۔ اس اختتام کا ایک منطقی پہلو یہ بھی تھا کہ ہدایت، علوم اور ان تمام امور کا بیان آخری الہامی کتاب میں مذکور ہے جن سے مخلوق اپنے خالق کا ادراک کر سکتی ہے۔ آخری الہامی نسخہ تمام اسرار و رموز کا منبع ہے۔ ان اسرار و رموز کو جس دور میں بھی دریافت کیا جاتا تو انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ یہ کلام صرف اس ذاتِ برحق کا ہی ہو سکتا ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے کیونکہ خالق ہی کلی طور پر جان سکتا ہے کہ اس نے کیا تخلیق فرمایا ہے لیکن مخلوق اسے تدریجاً ہی دریافت کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تادم

تحریر، انسانوں نے سائنس کی جس قدر شاخوں کو ایجاد یا دریافت کیا ہے قرآن مجید میں ان کا ذکر پہلے سے موجود ہے:

Related Branch of Science	ترجمہ	تفکر وتدبر کی دعوت
▪Astronomy ▪Linguistics ▪Genetics	اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اِختلاف اُس کی نشانیوں میں سے ہے۔ بیشک اِس میں علم رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں.	وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ. [10]
▪Water cycle/Hydrologic cycle/H_2O cycle. ▪Soil science climatology ▪Atmospheric science	اور شب و روز کے یکے بعد دِیگرے آنے جانے میں اور اُس رزق میں جو اللہ آسمان سے اُتارتا ہے، پھر جس سے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زِندہ فرماتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں.	وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. [11]
▪Biology, Ornithology (Science of Birds)	اور کوئی بھی چلنے پھرنے والا (جانور) اور پرندہ جو اپنے دو بازوؤں سے اُڑتا ہو (ایسا) نہیں ہے مگر یہ کہ (بہت سی صفات میں) وہ سب تمہارے ہی مماثل طبقات ہیں۔	وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلاَ طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمٌ أَمْثَالُكُم [12]
▪Astronomy, Selenology (Science of Moon)	وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو روشن (کیا) اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو.	هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُواْ عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ [13]
▪Science of celestial sphere	اور بیشک ہم نے تمہارے اُوپر سات راستے بنائے ہیں	وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ [14]
▪Geology ▪Geoscience (The science of Earth), ▪Mineralogy, petrology, geochemistry	اور اُس نے اِس (زمین) میں اُوپر سے بھاری پہاڑ رکھے اور اِس (زمین) کے اندر بڑی برکت رکھی (قسم قسم کی کانیں) اور اِس میں سامانِ معیشت مقرر کیا.	وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا [15]
▪Science of celestial	اُسی نے اُوپر تلے سات آسمان بنائے، تو رحمن	الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ

sphere	کی کاریگری میں کوئی فرق نہ دیکھے گا۔ ذرا دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟۔) ہاں) پھر بار بار آنکھ اُٹھا کر دیکھ (ہر بار) تیری نگاہ تھک کر ناکام لوٹے گی۔	طِبَاقًا مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِأً وَهُوَ حَسِيرٌ.[16]
▪Ibid	اور آسمان پھٹ جائے گا، پھر اُس دِن وہ بالکل بودا (بے حقیقت) ہو جائے گا۔	وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ.[17]
▪Ibid	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ بنائے ہیں؟۔	أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا.[18]
▪Astrology	سورج اور چاند ایک مقرر حساب کے پابند ہیں۔	الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ.[19]
▪Science of celestial sphere	اُسی نے آسمان اور زمین کو دُرست تدبیر کے ساتھ پیدا فرمایا، وہ اُن چیزوں سے برتر ہے جنہیں کفار (اُس کا) شریک گردانتے ہیں۔	خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ.[20]
▪Carpology (The science of fruits & seeds)	بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑ نکالنے والا ہے، وہ مُردہ سے زندہ کو پیدا فرماتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالنے والا ہے،	إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ[21]
▪Water cycle ▪Horticulture , ▪Pomology (The science that deals with fruits & fruit growing.)	ااور وُہی ہے جس نے آسمان کی طرف سے پانی اُتارا، پھر ہم نے اُس (بارش) سے ہر قسم کی پیوستہ دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغات اور زیتون اور اَنار آپس میں ایک جیسے ہیں اور (ذائقے) جداگانہ ہیں۔ تم درخت کے پھل کی طرف دیکھو جب وہ پھل لائے اور اُس کے پکنے کو (بھی دیکھو)۔ بیشک اِن میں اِیمان رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔	وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ.[22]
▪The Creation of the Universe.	اور وُہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا فرمایا۔	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ[23] .
▪The Creation of the	اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ.[24]	فرمایا اور آسمان کی جانب سے پانی اُتارا پھر اُس پانی کے ذریعہ سے تمہارے رِزق کے طور پر پھل پیدا کئے اور اُس نے تمہارے لئے کشتیوں کو مسخر کر دیا تاکہ اُس کے حکم سے سمندر میں چلتی رہیں اور اُس نے تمہارے لئے دریاؤں کو (بھی) مسخر کر دیا.	Universe. ▪Water cycle ▪Pomology ▪Oceanography and Limnology. ▪Shipbuilding (the construction of ships and other floating vessels)
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.[25]	اور اُس نے تمہارے لئے سورج اور چاند کو مطیع بنا دیا جو ہمیشہ گردِش کرتے رہتے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دِن کو بھی (ایک) نظام کے تابع کر دیا.	▪Astrology ▪Selenology
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ.[26]	اور اُس نے تمہارے لئے رات اور دِن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے، اور تمام ستارے بھی اُسی کی تدبیر کے پابند ہیں۔ بیشک اِس میں عقل رکھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں.	▪Astrology ▪Selenology ▪Astrology
وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُواْ مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُواْ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.[27]	اور وُہی ہے جس نے بحر (یعنی دریاؤں اور سمندروں) کو بھی مسخر فرما دِیا تاکہ تم اُس میں سے تازہ (و پسندیدہ) گوشت کھاؤ اور تم اُس میں سے موتی (وغیرہ) نکالو جنہیں تم زیبائش کے لئے پہنتے ہو اور (اَے اِنسان!) تو کشتیوں (اور جہازوں) کو دیکھتا ہے جو (دریاؤں اور سمندروں کا) پانی چیرتے ہوئے اُس میں چلے جاتے ہیں اور (یہ سب کچھ اِس لئے کیا) تاکہ تم (دُور دُور تک) اُس کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور یہ کہ تم شکر گزار بن جاؤ.	▪Oceanography and Limnology. ▪Shipbuilding (the construction of ships and other floating vessels)

ہر زمانے اور ہر عصر کا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے۔ آج کا دَور سائنسی علوم کی معراج کا دور ہے لہٰذا سائنس کو بجا طور پر عصری علم (contemporary knowledge) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دَورِ حاضر میں دِین کی صحیح اور نتیجہ خیز اِشاعت کا کام جدید سائنسی بنیادوں پر بھی سر انجام دِیا جاسکتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اِس دَور میں اِس اَمر کی ضرورت گزشتہ صدیوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے کہ مُسلم معاشروں میں جدید سائنسی علوم کی ترویج کو فروغ دیا جائے اور دِینی تعلیم کو سائنسی تعلیم سے مربوط کرتے ہوئے حقانیتِ اِسلام کا بول بالا کیا جائے۔ چنانچہ آج کے مسلمان طالبِ علم کے لئے دین اسلام اور سائنس کے باہمی تعلق کو قرآن وسنت کی روشنی میں سمجھنا ازبس ضروری ہے۔ مذہب 'خالق' (Creator) سے بحث کرتا ہے اور سائنس اللہ تعالی کی پیدا کردہ 'خَلق (creation) ' سے۔ دُوسرے لفظوں میں سائنس کا موضوع خَلق اور مذہب کا موضوع خالق ہے۔ یہ ایک قرینِ فہم و دانش حقیقت ہے کہ اگر مخلوق پر تدبر و تفکر اور سوچ بچار مثبت اور دُرست انداز میں کی جائے تو اُس مثبت تحقیق کے کمال کو پہنچنے پر لامحالہ اِنسان کو خالق کی معرفت نصیب ہوگی اور وہ بے اِختیار پکار اُٹھے گا: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلاً[28]. (اے ہمارے رب! تونے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا۔)

بندۂ مومن کو سائنسی علوم کی ترغیب کے ضمن میں اللہ ربّ العزت نے کلامِ مجید میں ایک اور مقام پر یوں اِرشاد فرمایا:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ[29].

(ہم عنقریب اُنہیں کائنات میں اور اُن کے اپنے (وُجود کے) اندر اپنی نشانیاں دِکھائیں گے، یہاں تک کہ وہ جان لیں گے کہ وُہی حق ہے۔)

اِس آیتِ کریمہ میں باری تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم اِنسان کو اُس کے وُجود کے اندر موجود داخلی نشانیاں (internal signs) بھی دِکھادیں گے اور کائنات میں جابجا بکھری خارجی نشانیاں (external signs) بھی دِکھادیں گے، جنہیں دیکھ لینے کے بعد بندہ خود بخود بے تاب ہو کر پکار اُٹھے گا کہ حق صرف اللہ ہی ہے۔

کائنات کے بہت سے عجائبات و تفردات قرآنِ حکیم میں مذکور ہیں، جن کے انکشاف واقتباس کے سلسلے میں سائنس کا رول نمایاں ہے اور رہے گا، جیسا کہ پانی۔ قرآن حکیم میں 63 مقامات پر پانی کا مختلف حوالوں سے ذکر ہوا ہے جس سے خود اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پانی بقاء حیات کے لئے کس حد تک ضروری ہے، دنیا کا سارا کھیل اور روئے زمین کی تمام آرائش وزیبائش کا انحصار اسی پانی پر ہے۔ پانی تخلیق انسانی،

حشرات الارض اور چرند پرند کی زندگی کا اصل راز ہے۔ روئے زمین پر جانداروں کی لاکھوں اقسام ہیں جس میں انسان، حیوان، حشرات، چرند و پرند اور پودے سب داخل ہیں۔ ان کے بارے میں علمِ حیاتیات (Biology) کے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ تمام چیزیں سمندر کے توسط سے منظرِ عام پر آئیں۔ (نعیم احسن: قرآن اور علم جدید، صریر پبلیکیشنز، لاہور، ص 47، نیز دیکھئے: ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی، تخلیقِ کائنات اور ارتقاءِ انسانیت، پاکستان ایسوسیایشن آف سائنس اینڈ پروفیشنز، کراچی، ص 32) چنانچہ پانی زندگی کی جین (Genesis) اور قوتِ حیات کی بنیاد ہے۔ یہی چیز قرآنِ حکیم میں بھی ملتی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝45

(اور اللہ نے ہر جاندار ایک طرح کے پانی سے پیدا کیا، کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو ٹانگوں پر اور کوئی چار ٹانگوں پر۔ جو کچھ وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (النور 24: 45))

مذکور آیت سے واضح ہے کہ "کسی چیز کا کسی سے برآمد ہونا ایسی بات ہے جس میں کسی شک یا شبہ کی گنجائش نہیں، آیت کا یہ ٹکڑا صاف بتاتا ہے کہ ہر ذی حیات چیز کو پانی سے بنایا گیا ہے یا یوں کہیے کہ ہر ذی حیات کی ابتداء پانی میں ہوئی، دونوں ممکنہ ترجمے سائنسی مسلمات کے عین مطابق ہیں، زندگی دراصل مائی الاصل چیز ہے اور پانی ہی زندہ خلیوں (Living Cells) کا جزءِ اعظم ہے، پانی کے بغیر حیات ممکن نہیں" (موریس بوکائیے: بائبل، قرآن اور سائنس (ترجمہ از منہاج الدین مینائی) مکتبۃ الحسنات، دہلی، ص 42-43)

الغرض قرآن مجید تمام دینی اور دنیاوی علوم کا سرچشمہ اور منبع ہے خواہ انسان ان تک پہنچ جائے یا پھر آخری الہامی نسخہ کے اسرار انسانی ذہن، تہذیب اور وسائل میں ترقی کا تقاضا کریں اور بالآخر آنے والے وقتوں میں ان حقائق کو کھوج لیا جائے جن کی بنیادیں قرآن مجید میں فراہم کر دی گئیں ہیں۔ سائنس کی عصری اور جدید اصطلاحی تعریفات سے یہ نقطہ نظر سامنے آتا ہے کہ یہ عُلوم میں سے ایک ایسا علم ہے جو طبعی طور پر موجود اشیاء سے متعلق حقائق کو ثبوت اور تجربہ سے ثابت کرتا ہے یعنی اس علم میں ایسی کوئی قباحت نہیں جو اسلامی اقدار اور روحِ قرآنی سے متصادم ہو بلکہ اس کے برعکس اگر سائنس کے مندرجات اور جزئیات کو کھول کر بیان کیا جائے تو قرآن مجید میں علم سائنس، اسکے مندرجات،

جزئیات، متفرق شاخوں و بنیادی مباحث کے نمایاں ثبوت اور اشارے ملتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید روحانی ہدایت، مذہبی راہنمائی، اور دنیاوی اور اُخروی معاملات سے متعلق رُشد کے ساتھ ساتھ مستقبل کے علوم کی طرف بھی ترغیب دیتا ہے تاکہ انسانی تعمیر و ترقی کا سفر بغیر رُکے جاری و ساری رہے۔

سائنس کی اصطلاحی تعریف سے یہ پہلو واضح ہوتا ہے کہ وہ تصور جسے عصرِ حاضر میں سائنس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، مغرب کا متعارف کردہ نہیں بلکہ اس کی بنیاد رکھنے والے دراصل انبیاء و مرسلین تھے جن کے ذہنوں میں طبعی اُمور سے متعلق غور و فکر کے ذریعے ایسے سوالات پیدا ہوئے جن کے مشاہدات ان کے لئے ایمان و اتقان میں مضبوطی کا باعث بنے یا پھر انبیاء نے دعوت الی اللہ اور ثبوتِ حق کے لئے ایسے عقلی اور منطقی اسالیب اختیار کئے کہ باطل کے طرفدار گونگے ہو کر رہ گئے۔ عصرِ حاضر میں اسی اسلوب کو سائنسی / تجرباتی طریقہ کار (Scientific Method) کہا جاتا ہے۔

سائنسی طریقہ کار

گذشتہ صفحات میں تحریر کیا گیا کہ اشیاء و امور کا بامقصد اور مربوط مطالعہ سائنس کہلاتا ہے جو کہ ان کی شناخت اور گروہ بندی میں مدد دیتا ہے جبکہ جس طریقہ کو اختیار کرکے اور جن منازل سے گزر کر یہ اہم مطالعہ کسی اہم نتیجہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے اسے تکنیکی زبان میں سائنسی طریقہ کار کہا جاتا ہے۔

جدید مغربی محقق لینڈبرگ کے مطابق:

True science can be recognized by its methodology. Specifically the scientific or experimental method, according to which a theory, if it is to be truly scientific, must be built on and trusted against the results of observation and experiment.[30]

(درست سائنس کی شناخت اس کے طریقہ کار سے ہو سکتی ہے۔ خصوصاً سائنسی یا تجرباتی طریقہ کار کے ذریعہ جس کی رُو سے اس نظریہ کو جو اگر واقعی سائنسی ہے اسے مشاہدہ اور تجربہ کے نتیجہ پر پرکھا جاتا ہے۔)

بہ ظاہر قرآن مجید اور سائنسی طریقہ کار میں کوئی مطابقت یا مماثلت نظر نہیں آتی لیکن اگر قرآن مجید کے ان واقعات کا بغور مطالعہ کیا جائے جن کا آغاز کسی سوال یا تجسس سے ہوا ہے تو ان میں ایک ایسا ڈیزائن ضرور نظر آتا ہے جیسے عصرِ حاضر میں سائنسی طریقہ کار (Scientific Method)

کہا جاتا ہے، سائنسی تحقیق کے بنیادی اصول یا اس کے طریقہ کار کا سلسلہ عموماً مندرجہ ذیل عوامل پر مشتمل ہوتا ہے:

مشاہدہ	Observation
سوال	Question
مفروضہ	Hypothesis
تجربہ	Experimentation
تجزیہ	Analysis
ثبوت یا عدم ثبوت	Approve or Disapprove
استخراج و استنباط	Induction/Deduction
مزید تجربات	Further Experiments
نتیجہ	Conclusion[31]

قرآن مجید اور سائنسی طریقہ کار:

قرآن مجید میں بیان کردہ سائنسی تحقیق کے بنیادی اصولوں سے مماثل معانی رکھنے والے قرآنی الفاظ کا ایک ذخیرہ پایا جاتا ہے جن کی رُو سے قرآن میں حسب ذیل الفاظ اور ان کے مشتقات محرکِ تحقیق و تجسس کی علامت قرار پاتے ہیں:

نظمِ مبارکہ	لفظ	معنی	قرآن مجید میں استعمال	= سائنسی طریقہ کار
يُرَاءُونَ	را	دیکھنا	۲۹۸۹۸ دفعہ	کسی چیز کو دیکھنا اور سوال کا پیدا ہونا
تُنْظِرُونِ	نظر	مشاہدہ کرنا	۱۳۳ دفعہ	مشاہدہ کرنا
يَعْقِلُونَ	عقل (تعقل)	سمجھنا	۵۱۵۱ دفعہ	مفروضہ بنانا
يَتَدَبَّرُونَ	تدبر	سوچنا	۴۴ دفعہ	تجربہ، تجزیہ
يَفْقَهُونَ	تفقہ	سمجھنا	۲۸۲۸ دفعہ	ثبوت حاصل کرنا، مختلف طریقوں کا استعمال مثلاً استخراج، استنباط وغیرہ
يَتَفَكَّرُونَ	تفکر	خیال کرنا	۱۸۸ دفعہ	تفقہ اور فکر کی مختلف منازل طے کرتے ہوئے کسی نتیجہ پر پہنچنا

کہاجا سکتاہے کہ نظم قرآنی کو سائنسی طریقہ ہائے کار کے مطابق ڈھالنا محض ایک تکلف ہے کیونکہ قرآن مجید کا ہر لفظ اپنے اندر ان تمام مراحل کو سموئے ہوئے ہے جن سے گزر کر سائنسی تحقیق ایک نتیجہ پر پہنچتی ہے۔اشیاء کو انکی اصلی حالت میں دیکھنے اور مشاہدے کے نتائج میں غلطی سے بچنے کے لیے قرآن مجید میں کئی مقامات پر تکرار مشاہدہ اور مطالعہ کی دعوت دی گئی ہے جو بہر حال ایک نتیجہ کی جانب راہنمائی کرے مثلاً ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے

الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ۔ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ

((اللہ) جس نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے، تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے، پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نگاہ دوڑاؤ،تمہاری نگاہ تھک کر، نامراد پلٹ آئے گی

یہاں قرآن مجید بار بار نگاہ ڈالنے اور غور و فکر کرنے پر زور دے رہا ہے یہ محض زبان یا تصور کا ہی فرق ہے ورنہ سائنسی زبان میں یہی عمل مشاہدہ (Observation) اور تجربہ (Experiment) کہلاتا ہے۔

کسی چیز کا بار بار مشاہدہ کرنے اور حالات بدل بدل کر یعنی تجربہ کر کے مطالعہ کرنے اور غور و فکر کر کے گہرے نتائج اخذ کرنے کو ہی سائنسی تحقیق (Scientific Research) کہا جاتا ہے۔

انبیاء کرام کا طرزِ استدلال اور سائنسی طریقہ کار:

قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ اس مربوط سلسلہ تحقیق جسے سائنسی طریقہ کار کہا جاتا ہے کی بہترین مثال ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَى كَوْكَبًا قَالَ هَذَا رَبِّي .....لِلَّذِي فَطَرَالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًاوَمَاأَنَامِنَ الْمُشْرِكِينَ[32]

حضرت ابراہیمؑ نے چمکتے ستارے اور چاند اور سورج کے نکلنے،ڈوبنے اور جسامت کے لحاظ سے جن مفروضوں پر بظاہرہ تکیہ کیا اور بالآخر خدا کی طرف مائل ہوئے اس میں بین السطور انہی تحقیقی اصولوں کی جھلک نظر آتی ہے جنہیں عصر حاضر میں سائنسی طریقہ کار کہا جاتا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ کی انتہائی اہمیت اس لیے ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان مضبوط ہوتا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کے اپنے خاص بندوں کو، ان کے اطمینانِ قلب کی خاطر کرائے گئے مشاہدات مذکور ہیں۔مثلاً ایک واقعہ حضرت ابراہیمؑ سے متعلق ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی مُردوں کو زندہ

کرنے کی قدرتِ کاملہ پر ایمان تھا، تاہم نہوں نے اطمینانِ قلب کے لیے مشاہدہ کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چار پرندے لے کر انہیں سدھایا اور پھر ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت باہم ملا کر چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دیا۔ پھر ان کو ایک ایک کر کے آواز دی تو وہ ان کی نگاہوں کے سامنے زندہ ہو گئے۔[33] اگر عصرِ حاضر میں اسی واقعہ کو سائنسی انداز میں پیش کیا جائے تو زیادہ دقت نہ ہو گی کیونکہ یہاں وہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جسے اب سائنسی طریقہ کار کہا جاتا ہے۔ ان آیاتِ مبارکہ کی تشریح مندرجہ Experimental Design سے یوں کی جا سکتی ہے۔

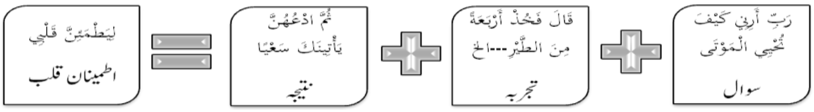

ایک اور واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام سے متعلق ہے جس کا آغاز بھی سوال سے ہوتا ہے۔ انہیں بھی اللہ کی قدرتِ کاملہ پر یقین تھا، تاہم جب انہوں نے ایک بستی کو عجیب و غریب حالت میں تباہ شدہ دیکھا تو یہ جاننا چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس بستی کو کس کیفیت سے زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مشاہدہ کرانے کے لیے سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر ان کو زندہ کر کے پوچھا کتنی مدت تک اس حالت میں رہے ہو؟ وہ بولے دنیا آدھا دن۔ اللہ نے فرمایا نہیں، بلکہ سو برس تک اس حالت میں رہے ہو۔ کھانے کو دیکھو وہ بالکل نہیں گلا سڑا، اور دیکھو گدھے کی ہڈیوں کو ہم کیسے ترکیب دیتے ہیں؟ اور تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوتا دیکھ کر حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کی قدرتِ کاملہ پر اطمینانِ قلبی حاصل ہو گیا۔[34]

سورۃ البقرہ کی وہ آیات جن میں حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کے مناظرہ کا ذکر کیا گیا ہے ان میں بھی جنابِ ابراہیمؑ نے چونکہ اپنے موقف یا مفروضہ کا دفاع قابلِ مشاہدہ حقیقت سے کیا اس لئے نمرود جیسا جابر بادشاہ بھی گونگا ہو کر رہ گیا۔ ارشادِ ربانی ہے:

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ‌ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُۙ قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ‌ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ۔[35]

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ بولا کہ میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا تو

سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا (یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا اور خدا ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

یہاں اختصار کے پیشِ نظر صرف چند قرآنی واقعات کا سائنسی طریقہ کار کے مطابق مطالعہ پیش کیا گیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایسی بہت سی امثال ہیں جب منطقی اور قابلِ مشاہدہ حقائق سے حق و باطل میں خطِ امتیاز کھینچا گیا یہاں تک کہ باطل تصورات کی نمائندگی کرنے والے خاموش ہو کر رہ گئے مثلاً جب تمام قوم بت شکن ابراہیمؑ کے خلاف ہو گئی تو انہوں نے ایسی دلیل اور ایسے مفروضہ پر تجزیہ کی دعوت دی جس کا لازمی نتیجہ خدا کی وحدانیت اور بت پرستی کا عدم ثبوت تھا [36]۔ ان واقعات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں مشاہدہ اور مطالعہ کائنات پر زور دیا اور بھرپور طریقے سے اس کی دعوت و ترغیب دی، وہاں اپنے بندوں کو مشاہدات بھی کرائے یہاں مشاہدہ تجربہ اور تدبر فی الخلق کے اعتبار سے قرآن اور سائنس میں ایک واضح تعلق نظر آتا ہے

مشاہدہ سے ہوتے ہوئے طبعی اُمور سے متعلق حقائق دریافت کرتے ہوئے مختلف مراحل سے گزرنا اور قابلِ ثبوت نتیجہ تک پہنچنا سائنسی طریقہ کار کہلاتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہاں فرق محض اصطلاحات کا ہو سکتا ہے ورنہ اس کی بنیاد، غیر رسمی طریقہ کار اور تصور قرآن مجید کی ہی دین ہے۔ جس کی ترقی یافتہ شکل کو اب سائنسی طریقہ کار اور مغرب کو اس کا موجد کہا جاتا ہے۔ یہ اسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ مغرب عصرِ حاضر کے اس قدر اہم علم پر اپنی اجارہ داری سمجھتا ہے اور دوسری طرف ہمارے علماء اس سے لاپرواہی، قطع تعلق اور تعصب کا اظہار کرتے ہیں جبکہ یہ علم وہ حکمت ہے جو سراسر مومنین کی میراث ہے، ہمارے اسلاف اس کے موجد ہیں اور اصلاً ہماری مقدس کتاب قرآن مجید اس کی بنیاد اور داعی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] Dictionary.com, "science", http://dictionary.reference.com/browse/science?s=t

[2] Ibid

[3] Oxford Advanced Learner's Dictionary, "science", http://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/science

[4] Lett, James William, *Science, Reason, and Anthropology*, (U.S.A.: Rowman and Littlefield Publishers, 1997), 44

*یعنی حقیقی اعداد و شمار پر مبنی۔

ǂخالصتاً عقلی اور قابلِ مشاہدہ اُمور

[5] فاطر، 35 : 28

[6] الزمر، 39 : 9

[7] المجادلہ، 58 : 11

[8] الاعراف، 7 : 199

[9] آل عمران، 3 : 7

[10] الروم، 30 : 22

[11] الجاثیہ، 45 : 5

[12] الانعام، 6 : 38

[13] یونس، 10 : 5

[14] المؤمنون، 23 : 17

[15] حم السجدہ، 41 : 9 - 12

[16] الملک، 67 : 3، 4

[17] الحاقہ، 69 : 16

[18] نوح، 71 : 15

[19] الرحمن، 55 : 5

[20] النحل، 16 : 3

[21] الانعام، 6 : 95، 96

[22] الانعام، 6 : 98، 99

[23] ھود، 11 : 7

[24] ابراھیم، 14 : 32

[25] ابراھیم، 14 : 33

[26] النحل، 16 : 12

[27] النحل، 16 : 14

[28] آل عمران، 3 : 191

[29] حم السجدہ، 41 : 53

[30] Lindberg, David C., *The Beginnings of Western Science*, (London: University of Chicago Press, 2007), 1

[31] Myers, Bill Shaw, Lin Shaw, *The Natural Science*, (London: Bill Mayors, 2004), 18

[32] الانعام، 6:75-78

[33] البقرہ، 2:260

[34] البقرۃ: 2:259

[35] البقرہ: 2:258

[36] قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ- قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ- الانبیاء، 21:60